حکمتِ سیّد مودودیؒ

حضرت عیسیٰؑ اور حکومتِ الٰہیہ کا مینی فسٹو

ہمارے عیسائی بھائی کرسمس اور نوروز کی تقریبیں مناکر نیا سال شروع کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ان کے سامنے عیسیٰ علیہ السّلام کا پیغام انجیل ہی سے اخذ کردہ پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

مسیح علیہ السّلام محض ایک دھرم کا پرچار کرنے نہیں اُٹھے تھے بلکہ پورے نظامِ تمدن و سیاست کو بدل دینا ان کے پیشِ نظر تھا جس میں رُومی سلطنت، یہودی ریاست، فقیہوں اور فریسیوں کے اقتدار اور فی الجملہ تمام بندگانِ نفس و ہوائے نفس سے جنگ کا خطرہ تھا۔ اِسی لیے وہ لوگوں کو کھُلے الفاظ میں بتا دیتے تھے کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں وہ نہایت خطرناک ہے اور میرے ساتھ اُسی کو آنا چاہیے جو ان تمام خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو۔

"شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے، دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھ کو ایک کوس بیگار میں لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔" (متی ۱۵: ۳۹-۴۱)

"جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور رُوح کو قتل نہیں کر سکتے ان سے نہ ڈرو بلکہ ان سے ڈرو جو رُوح اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔" (متی ۱۰: ۲۸)

"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں، بلکہ اپنے لیے آسمان پر مال جمع کرو"۔ (متی ۶ : ۱۹-۲۰)

"کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا ...... تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے ...... اپنی جان کی فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے، اور نہ بدن کی کہ کیا پہنیں گے ...... ہوا کے پرندوں کو دیکھو نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں پھر بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ تم میں ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟ اور پوشاک کے لیے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ وہ نہ محنت کرتے ہیں، نہ کاتتے ہیں۔ پھر بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمانؑ بھی باوجود اپنی شان و شوکت کے ان میں سے کسی کے مانند پوشاک پہنے ہوئے نہ تھا۔ پس جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو! تم کو کیوں نہ پہنائے گا؟ ...... تم پہلے اس کی بادشاہت اور اس کی راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی"۔ (متی ۶ : ۲۴ تا ۳۱)

"مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو تم پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لیے کھولا جائے گا"۔ (متی ۷ : ۷)

عام غلط فہمی ہے کہ سیدنا مسیح نے رہبانیت اور ترک و تجرد کی تعلیم دی تھی۔ حالانکہ اس انقلابی تحریک کے آغاز میں لوگوں کو صبر، تحمّلِ شدائد اور توکل علی اللہ کی تعلیم و تربیت دیئے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں۔ جہاں ایک نظامِ تمدّن و سیاست پوری طاقت کے ساتھ زمین پر چھایا ہوا ہو اور تمام وسائل و ذرائع زندگی اس کے قبضہ و اختیار میں ہوں ایسی جگہ کوئی جماعت انقلاب کے لیے اُٹھ نہیں سکتی۔ جب تک کہ وہ جان و مال

کی محبت دل سے نکال نہ دے، سختیاں اُٹھانے کو تیار نہ ہو جائے۔ اپنے بہت سے فوائد کو قربان کرنے اور بہت سے نقصانات گوارا کرنے کے لیے آمادہ نہ ہو — حاضر الوقت نظام سے لڑنا دراصل تمام آفات و مصائب کو اپنے اُوپر دعوت دینا ہے۔ یہ کام جنہیں کرنا ہو انہیں ایک مچھڑ کھا کہ دوسرے مچھپڑ کے لیے تیار رہنا چاہیے، گر تا ہاتھ سے جاتا ہو تو چوغہ بھی چھوڑنے کے لیے آمادہ ہونا چاہیے اور روٹی کپڑے کی فکر سے آزاد ہو جانا چاہیے۔ خزائنِ رزق فی الوقت جن کے ہاتھ میں ہیں، ظاہر ہے کہ اُن سے لڑ کر رزق پانے کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا جو اسباب سے قطع نظر کر کے صرف خدا کے بھروسے پر اس راہ میں چھلانگ لگا سکتا ہو وہی اُن سے لڑ سکتا ہے۔

"اے محنت اُٹھانے والو! بوجھ سے دبے ہوئے لوگو! سب میرے پاس آؤ، میں تمہیں آرام دوں گا۔ کیونکہ میرا جُوا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا" (متی ۱۱: ۲۸-۳۰)

شاید حکومتِ الٰہیہ کا مینی فیسٹو اس سے زیادہ مختصر اور پُر اثر الفاظ میں مرتب نہیں کیا جا سکتا۔ انسان پر انسانی حکومت کا جُوا بڑا ہی سخت اور بڑا ہی بوجھل ہے۔ اس بوجھ تلے دبے لوگوں کو الٰہی حکومت کا نقیب جو پیغام دے سکتا ہے وہ یہی ہے کہ جس حکومت کا جُوا میں تمہارے اُوپر رکھنا چاہتا ہوں وہ نرم بھی ہے اور خفیف بھی۔

"غیر قوموں کے بادشاہ ان پر حکومت چلاتے ہیں۔ اور جو ان پر اختیار رکھتے ہیں وہ خداوندِ نعمت کہلاتے ہیں۔ مگر تم ایسے نہ ہونا بلکہ جو تم میں بڑا ہے وہ چھوٹے کے مانند اور جو سردار ہے وہ خدمت کرنے والے کے مانند ہے۔" (لوقا ۲۲: ۲۵-۲۶)

(اقتباس از "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم")